آئینہ ہے جس میں فکرِ اقبال کا چہرہ اپنے تمام خد و خال کے ساتھ مکمل طور پر سامنے آجاتا ہے۔ کتاب اگرچہ بڑی ضخیم ہے لیکن زبان و بیان اور اندازِ تحریر ایسا شگفتہ رواں اور دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا ذرا نہیں اکتاتا اور جس قدر وہ آگے بڑھتا جاتا ہے اُسی قدر اُس کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ روحِ اقبال ڈاکٹر یوسف حسین خاں۔ اور اقبال کامل مولانا عبدالسلام ندوی کے بعد اقبال پر یہ تیسری کتاب ہے جو بڑی بصیرت افروز جامع اور محققانہ ہے۔ کلام اقبال پر تبصرہ کرتے ہوئے یا بعض اعتراضات کا جواب دینے میں مصنف نے کسی بے جا طرف داری سے کام نہیں لیا بلکہ جہاں کہیں اقبال سے واقعی زبان و بیان کی غلطی ہوئی ہے اس کا اعتراف بھی کیا ہے، اس زمانہ میں جب کہ بعض کوتاہ نظر اقبال کو اپنے مقاصد مشومہ کے لئے استعمال کر رہے ہیں یہ کتاب عظیم افادیت کی حامل ہے جس پر ڈاکٹر صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں:

رکعات تراویح

از جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب الاعظمی تقطیع متوسط کتابت و طباعت بہتر ضخامت ۹۶ صفحات ...... قیمت درج نہیں پتہ: محمد ایوب صاحب اعظمی جامعہ مفتاح العلوم متو ضلع اعظم گڈھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تراویح کی رکعات کا کوئی خاص تعین مروی نہیں ہے۔ بلکہ کبھی آپ نے چار پڑھی ہیں۔ کبھی آٹھ۔ کبھی دس اور کبھی بیس اور کبھی امت پر سہولت کی غرض سے سرے سے تراویح پڑھی ہی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے ان کی تعداد بیس مقرر فرمادی اور اس وقت سے آج تک امت کا معمول برابر یہی رہا ہے کہ مسجد میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھی جاتی ہیں لیکن مسلمانوں کا ایک طبقہ ہے جس کو آٹھ رکعتوں پر اصرار ہے اور بیس رکعتوں والی روایت کو مجروح قرار دیتا ہے۔ فاضل مصنف نے جو مشہور محدث اور نہایت وسیع النظر عالم و محقق ہیں اس رسالہ میں اس طبقہ کے اس خیال کی تردید بڑے محققانہ انداز میں کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد سے امت مسلمہ کا عمل بیس یا بیس سے زائد رکعتوں پر ہر زمانہ میں اور ہر جگہ رہا ہے اور نیز یہ کہ بیس رکعتوں والی مرفوع روایت کو ناقابل اعتبار قرار دینا اور آٹھ رکعتوں والی روایتوں کو ہی صحیح سمجھنا ازروئے اصولِ حدیث درست نہیں ہے۔ نفس موضوع پر جو بحث کی گئی ہے وہ تو بڑی جامع اور فاضلانہ ہے ہی اس کے علاوہ ضمناً بھی اصولِ جرح و تعدیل اور نقدِ حدیث